الأربعون في الوقاية من والوباء والطاعون

وباؤں سے بچاؤ کے اسباب

ترجمہ وتہذیب

حافظ عبید الرحمن عبدالستار گوندل

منهاج النبوة

بسم الله الرحمن الرحيم

إن الحمد الله نحمده ونستعينه ، ونستغفره ، ونعوذ بالله من شرور أنفسنا، ومن سيئات أعمالنا، من يهده الله فلا مضل له ، ومن يضلل فلاهادى له، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لاشريک له، وأشهد أن محمدا عبده ورسوله.

أما بعد!

اس مختصر کتابچے میں وباؤں سے بچاؤ کے اسباب ذکر کیے گئے ہیں، جن پر عمل کر کے طواعین ووباؤں اور مختلف امراض سے بچا جاسکتا ہے۔اسے ”قسم الوعظ دائرة الشؤون الاسلامية بالشارقه“ نے ترتیب دیا ہے۔اور راقم نے الاخ الفاضل حافظ محمد طاہر حفظہ اللہ کے حکم پر اس کا ترجمہ اور بعض مقامات پر تہذیب واضافہ کیا ہے۔میں اللہ تعالی سے دعا گو ہوں کی وہ اس کو مفید ونافع بنائے اور میرے لیے اور ہر اس شخص کے لیے جو اس کتاب کو پڑھے، اس پر عمل کرے اور نشر کرے اجر وثواب لکھ دے، اور اس سے مجھے دنیا اور آخرت میں نفع عطا فرمائے، بے شک وہی دعا سننے والا اور قبول کرنے والا ہے۔

وصلى الله وسلم على نبينا محمد وعلى آله وصحبه اجمعين.

دعا گو ودعا جو

ابن أبي عبدالله

حافظ عبيدالرحمن عبدالستارگوندل

غفر الله له ولوالديه ولمشايخه وللمسلمين

المدينة الجامعية ، إمارة الشارقة

30 رجب 1441 هـ الموافق 25 مارس 2020

ای میل: obaidurr3hman@gmail.com

فیس بک،ٹویٹر،ٹیلی گرام،انسٹا گرام: @obaidurr3hman

بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ تعالی کی قضاوقدر پر ایمان

ارشاد باری تعالی ہے:

[مَا أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ وَمَن يُؤْمِن بِاللَّهِ يَهْدِ قَلْبَهُ ۚ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ]

''جو مصیبت بھی آتی ہے وہ اللہ تعالی کے اذن سے ہی آتی ہے اور جو اللہ تعالی پر ایمان لاتا ہے وہ اس کے دل کو ہدایت دیتا ہے اور اللہ تعالی ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔''

[سورة التغابن:11]

اور ارشاد فرمایا:

[قُل لَّن يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا هُوَ مَوْلَانَا ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ]

''کہہ دیجیے ہمیں ہر گز کوئی نقصان نہ پہنچے گا مگر جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ دیا، وہی ہمارا مالک ہے اور مومنوں کو صرف اللہ تعالی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔''

[سورة التوبة: 51]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوْ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ لَكَ وَلَوْ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ رُفِعَتْ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتْ الصُّحُفُ]

''جان لو کہ اگر ساری امت بھی جمع ہو کر تمہیں کچھ نفع پہنچانا چاہے تو وہ تمہیں اس سے زیادہ کچھ بھی نفع نہیں پہنچا سکتی جو اللہ تعالی نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے، اور اگر وہ تمہیں کچھ نقصان پہنچانے کے

لئے جمع ہو جائے تو اس سے زیادہ کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتی جو اللہ نے تمہارے لئے لکھ دیا ہے، قلم اٹھا لیے گئے اور (تقدیر کے) صحیفے خشک ہو گئے ہیں۔“

[سنن ترمذی: 2516]

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

[وَالَّذِي يَحْلِفُ بِهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ لَوْ أَنَّ لِأَحَدِهِمْ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا، فَأَنْفَقَهُ مَا قَبِلَ اللهُ مِنْهُ حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ]

”اس ذات کی قسم جس کے ساتھ عبداللہ بن عمر قسم اٹھاتا ہے! اگر ان (منکرین تقدیر) میں سے کسی کے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور وہ اسے (اللہ کی راہ میں) خرچ کر دے تو اللہ تعالی اس کی طرف سے اس کو قبول نہیں فرمائے گا یہاں تک کہ وہ تقدیر پر ایمان لے آئے۔“

[صحيح مسلم: 8]

اللہ عزوجل پر توکل

ارشاد باری تعالی ہے:

[وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ ۚ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا]

”اور جو اللہ تعالی پر بھروسہ کرتا ہے تو وہ اس کو کافی ہوتا ہے، بے شک اللہ تعالی اپنا کام پورا کر کے رہتا ہے، اللہ تعالی نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر دیا ہے۔“

[سورة التغابن:3]

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

[لَوْ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَوَكَّلُونَ عَلَى اللَّهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرُزِقْتُمْ كَمَا يُرْزَقُ الطَّيْرُ تَغْدُو خِمَاصًا وَتَرُوحُ بِطَانًا]

''اگر تم لوگ اللہ تعالی پر توکل کرو جیسا کہ اس پر توکل کرنے کا حق ہے تو تمہیں اسی طرح رزق ملے گا جیسا کہ پرندوں کو ملتا ہے کہ صبح کو وہ بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو سیر ہو کر آتے ہیں۔''

[سنن الترمذی:2344]

امام ابن رجب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

[التوكّل: هو صدقُ اعتماد القلب على الله عز وجل في استجلاب المصالح، ودفعِ المضارِّ من أمور الدنيا والآخرة]

''توکل دنیا اور آخرت کے مصالح حاصل کرنے اور نقصان دفع کرنے میں دل کے اللہ تعالی پر سچے اعتماد کا نام ہے۔''

[جامع العلوم والحکم: 497/2]

امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

[فَالتَّوَكُّلُ مِنْ أَعْظَمَ الْأَسْبَابِ الَّتِي يَحْصُلُ بِهَا الْمَطْلُوبُ، وَيَنْدَفِعُ بِهَا الْمَكْرُوهُ]

''توکل مطلوب کو پانے اور مکروہ کو دفع کرنے کا عظیم سبب ہے۔''

[مدرج السالکین: 120/2]

نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

[وَإِذْ قَالَتْ أُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُونَ قَوْمًا ۙ اللَّهُ مُهْلِكُهُمْ أَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۖ قَالُوا مَعْذِرَةً إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ، فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ أَنجَيْنَا الَّذِينَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوءِ وَأَخَذْنَا الَّذِينَ ظَلَمُوا بِعَذَابٍ بَئِيسٍ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ، فَلَمَّا عَتَوْا عَن مَّا نُهُوا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ، وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَن يَسُومُهُمْ سُوءَ الْعَذَابِ ۗ إِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيعُ الْعِقَابِ ۖ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ]

"اور جب ان کی ایک جماعت نے کہا کہ تم ایسے لوگوں کو کیوں وعظ و نصیحت کرتے ہو جنہیں اللہ تعالی یا تو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب دینے والا ہے، انہوں نے کہا اس لیے کرتے ہیں تاکہ تمہارے رب کے حضور معذرت کر سکیں (کہ ہم نے اپنا فرض ادا کر دیا) اور اس لیے بھی کہ شاید لوگ باز آجائیں۔ پھر جب انہوں نے اس نصیحت کو فراموش کر دیا جو انہیں کی جارہی تھی تو ہم نے ان لوگوں کو تو بچا لیا جو برائی سے روکتے تھے اور ان لوگوں کو جو ظالم تھے ان کی نافرمانیوں کی وجہ سے بہت برے عذاب میں پکڑ لیا۔ پھر جب وہ سرکشی کرتے ہوئے وہی کام کرتے رہے جس سے انہیں منع کیا گیا تھا تو ہم نے انہیں حکم دیا کہ ذلیل وخوار بندر بن جاؤ۔ اور جب آپ کے رب نے خبر دے دی کہ وہ قیامت تک ان پر ایسے لوگوں کو مسلط کرتا رہے گا جو انہیں سخت عذاب دیا کریں گے، بے شک آپ کا رب جلد سزا دینے والا ہے اور وہ بے شک بڑا مغفرت فرمانے والا، نہایت مہربان ہے۔"

[سورة الأعراف: 164-167]

سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

[وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنْ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ ثُمَّ تَدْعُونَهُ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ]

”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم ضرور نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو، ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالی تم پر اپنا عذاب بھیج دے پھر تم اللہ سے دعا کرو اور تمہاری دعا قبول نہ کی جائے۔“

[سنن الترمذی: 2169]

اور سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

[أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرَءُونَ هَذِهِ الْآيَةَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَوْشَكَ أَنْ يَعُمَّهُمْ اللَّهُ بِعِقَابٍ مِنْهُ]

”لوگو! تم یہ آیت پڑھتے ہو{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْ ۖ لَا يَضُرُّكُم مَّن ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ}”اے ایمان والو! تم اپنے بچاؤ کی فکر کرو، اگر تم راہ راست پر چلتے رہو گے، تو کسی دوسرے کی گمراہی تمہیں نقصان نہیں پہنچائے گی۔“ اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے، جب لوگ ظالم کو دیکھ کر اس کا ہاتھ نہ پکڑیں (یعنی ظلم نہ روکیں) تو قریب ہے کہ اللہ ان سب کو عذاب کی لپیٹ میں لے لے۔“

[سنن الترمذی: 2168، سنن ابوداود: 4338]

اللہ تعالی کی طرف رجوع اوراس کے سامنے گڑگڑانا

ارشاد باری تعالی ہے:

[وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَۚ وَمَا هِيَ إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْبَشَرِ]

''اور آپ کے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا، اور یہ باتیں محض لوگوں کی نصیحت کے لئے بیان کی گئی ہیں۔''

[المدثر:31]

اور فرمایا:

[أَوَلَا يَرَوْنَ أَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ فِي كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوبُونَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُونَ]

''کیا وہ دیکھتے نہیں ہیں کہ ہر سال ایک یا دو بار کسی نہ کسی آزمائش میں مبتلا کئے جاتے ہیں پھر بھی نہ توبہ کرتے ہیں اور نہ عبرت حاصل کرتے ہیں۔''

[سورة التوبة: 126]

اور فرمایا:

[وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّبِيٍّ إِلَّا أَخَذْنَا أَهْلَهَا بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُونَ]

''اور ہم نے کسی بستی میں کوئی نبی نہیں بھیجا مگر اس کے رہنے والوں کو تکلیف اور تنگی کے ساتھ پکڑا، تاکہ وہ گڑگڑائیں (عاجزی کی روش اختیار کریں)۔''

[سورة الأعراف:94]

امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

[يَقُولُ تَعَالَى مُخْبِرًا عَمَّا اخْتَبَرَ بِهِ الْأُمَمَ الْمَاضِيَةَ، الَّذِينَ أَرْسَلَ إِلَيْهِمُ الْأَنْبِيَاءَ بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ، يَعْنِي {بِالْبَأْسَاءِ} مَا يُصِيبُهُمْ فِي أَبْدَانِهِمْ مِنْ أَمْرَاضٍ وَأَسْقَامٍ. {وَالضَّرَّاءِ}

مَا يُصِيبُهُمْ مِنْ فَقْرٍ وَحَاجَةٍ وَنَحْوِ ذَلِكَ، {لَعَلَّهُمْ يَضَرَّعُونَ} أَيْ: يَدْعُونَ وَيَخْشَعُونَ وَيَبْتَهِلُونَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى فِي كَشْفِ مَا نَزَلَ بِهِمْ]

''اللہ تعالی پہلی امتوں جن کے پاس انبیاء کو مبعوث کیا کے امتحان کی خبر دے رہے ہیں کہ ان کو تنگی اور تکلیف سے پکڑ کی۔{بِالْبَأْسَاءِ :تکلیف}سے مراد ان کے جسموں کو لگنے والی امراض اور بیماریاں ہیں،اور{وَالضَّرَّاءِ : تنگی}سے مراد فقر وفاقہ وغیرہ ہے۔{لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُونَ}تاکہ وہ اللہ تعالی کو پکاریں اس سے ڈریں اور جو ان پر آزمائش نازل ہوئی ہے اسے دور کرنے کے لیے اللہ تعالی کے سامنے گڑگڑائیں۔''

[تفسیرابن کثیر:499/3]

گناہوں سے دوری اختیار کرنا

ارشاد باری تعالی ہے:

[ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً أَنْعَمَهَا عَلَىٰ قَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ ۙ وَأَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ]

''بے شک اللہ تعالی کبھی وہ نعمت بدلنے والا نہیں جو اس نے کسی قوم پر کی ہو، یہاں تک کہ وہ خود بدل اپنا طرز عمل بدل لیں اور بے شک اللہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔''

[سورة الأنفال: 53]

اور ارشاد فرمایا:

[ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُم بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ]

''بحر و بر میں فساد پھیل گیا ہے جس کی وجہ لوگوں کے اپنے کمائے ہوئے اعمال ہیں، تاکہ اللہ تعالی لوگوں کو ان کے کچھ اعمال کا مزا چکھادے۔ شاید وہ ایسے کاموں سے باز آجائیں۔''

[سورة الروم: 41]

اور ارشاد فرمایا:

[وَمَا أَصَابَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَن كَثِيرٍ]

''اور تمہیں جو مصیبت بھی لاحق ہوتی ہے، تو وہ تمہارے کیے کا نتیجہ ہوتی ہے اور اللہ تعالی بہت سے گناہوں سے در گزر کر دیتا ہے۔''

[سورة الشورى: 30]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[لَمْ تَظْهَرِ الْفَاحِشَةُ فِي قَوْمٍ قَطُّ، حَتَّى يُعْلِنُوا بِهَا، إِلَّا فَشَا فِيهِمُ الطَّاعُونُ، وَالْأَوْجَاعُ الَّتِي لَمْ تَكُنْ مَضَتْ فِي أَسْلَافِهِمُ الَّذِينَ مَضَوْا]

''جب بھی کسی قوم میں فحاشی علانیہ ہونے لگتی ہے تو ان میں طاعون اور ایسی بیماریں پھیل جاتی ہیں جو ان کے گزرے ہوئے بزرگوں میں نہیں ہوتی تھیں۔''

[سنن ابن ماجه: 4019]

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[يَكُونُ فِي آخِرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ، قَالَتْ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ ؟ قَالَ : نَعَمْ، إِذَا ظَهَرَ الْخَبَثُ]

اس امت کے آخری عہد میں زمین کا دھنسنے، صورت تبدیل ہونے اور آسمان سے پتھر برسنے کے عذاب آئیں گے، عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ہم ہلاک کر دیئے جائیں گے حالانکہ ہم میں نیک لوگ بھی ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، جب فسق وفجور عام ہو جائے گا۔

[سنن الترمذی:2485]

امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

[ومن آثار الذنوب والمعاصي: أنها تُحدِث في الأرض أنواعًا من الفساد في المياه، والهواء، والزروع، والثمار، والمساكن]

”ذنوب ومعاصی زمین میں پانی، ہوا، کھیتی، پھلوں اور آبادیوں میں مختلف قسم کے فساد برپا کرتے ہیں۔“

[الداء والدواء: 157/1]

توبہ واستغفار

ارشاد باری تعالی ہے:

[وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنتَ فِيهِمْ ۚ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ]

”اے نبی! جب تک آپ ان کے درمیان رہیں گے اللہ تعالی انہیں عذاب نہیں دے گا اور جب تک وہ استغفار کرتے رہیں گے، اللہ تعالی انہیں عذاب نہیں دے گا۔“

[سورۃ الأنفال: 33]

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

[كَانَ فِيهِمْ أَمَانَانِ: النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالِاسْتِغْفَارُ، فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وبقي الاستغفار]

"امت میں عذاب سے بچاؤ کے دو امن تھے ایک نبی کریم ﷺ اور دوسرا استغفار۔ نبی کریم ﷺ تو چلے گئے ہیں، استغفار باقی ہے۔"

[تفسیرابن کثیر: 48/4]

ارشاد باری تعالی ہے:

[وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ]

"اے مومنو! تم سب اللہ کی طرف توبہ کرو، تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔"

[سورة النور: 31]

سلف صالحین فرماتے تھے:

[ما نزل بلاءً إلا بذنب، ولا رُفِعَ بلاءً إلا بتوبة]

"بلاء گناہ کہ وجہ سے نازل ہوتی ہے اور توبہ سے ہی رفع ہوتی ہے۔"

[الداء والدواء: 179/1]

اعمال صالحہ ہلاکت سے نجات کا سبب ہیں

ارشاد باری تعالی ہے:

[وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا مُصْلِحُونَ]

"اور آپ کا رب بستیوں کو ناحق ہلاک نہیں کرتا اگر ان میں رہنے والے اصلاح کرنے والے ہوں۔"

[سورة هود: 117]

اور نبی کریم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

[يَا غُلَامُ إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ احْفَظْ اللَّهَ يَحْفَظْكَ احْفَظْ اللَّهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ]

"اے بچے! میں تمہیں چند اہم باتیں سکھاتا ہوں، تم اللہ کے احکام کی حفاظت کرو، وہ تمہاری حفاظت فرمائے گا، تم اللہ کے حقوق کا خیال رکھو اسے تم اپنے سامنے پاؤ گے۔"

[سنن ترمذی: 2516]

اور دوسری روایت کے الفاظ ہیں:

[احْفَظِ اللَّهَ يَحْفَظْكَ، احْفَظِ اللَّهَ تَجِدْهُ أَمَامَكَ، تَعَرَّفْ إِلَى اللَّهِ فِي الرَّخَاءِ يَعْرِفْكَ فِي الشِّدَّةِ]

"اللہ کے احکام کی حفاظت کرو، وہ تمہاری حفاظت فرمائے گا، خوشحالی میں اللہ کو یاد رکھو وہ تنگی میں آپ کو یاد رکھے گا۔"

[المستدرک للحاکم: 6303]

امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں، شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

إذا كنتَ في نعمة فَارْعَها   فإنّ المعاصي تُزيل النِّعَمْ

وحُظْها بطاعةِ ربّ العبادِ فربُّ العبادِ سريعُ النِّقَمْ

اگر آپ نعمتوں میں ہیں تو ان کی حفاظت کرو، بے شک گناہ نعمتوں کو زائل کر دیتے ہیں۔

ان نعمتوں کی رب العباد کی فرمانبرداری کر کے حفاظت کرو، پس رب العباد بہت جلد انتقام لینے والا ہے۔

[الداء والدواء: 157/1]

تنگ دستوں پر آسانی کرنا اور ان کے دکھ دور کرنا

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

[مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ]

’’جس شخص نے کسی مسلمان کی دنیاوی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کی، اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کرے گا اور جس شخص نے کسی تنگ دست کے لیے آسانی کی، اللہ تعالیٰ اس کے لیے دنیا اور آخرت میں آسانی کرے گا اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی، اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا اور اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی مدد میں لگا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے۔‘‘

[صحيح مسلم:2699]

اللہ تعالی پر توکل کرنا اور اس کی رحمت سے مایوس نہ ہونا

ارشاد باری تعالی ہے:

[وَمَن يَقْنَطُ مِن رَّحْمَةِ رَبِّهِ إِلَّا الضَّالُّونَ]

”اپنے رب کی رحمت سے ناامید تو صرف گمراہ لوگ ہی ہوتے ہیں۔“

[سورة الحجر: 56]

اور ارشاد فرمایا:

[فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا]

”پس یقینا مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔ بیشک مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔“

[سورة الانشراح: 5-6]

اور ارشاد فرمایا:

[وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ]

”جو شخص اللہ پر توکل کرے گا اللہ اسے کافی ہوگا۔“

[سورة الطلاق: 3]

والدین سے نیکی کرنا مصیبتوں اور دکھوں سے نجات دیتا ہے

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

[انْطَلَقَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتَّى أَوَوْا الْمَبِيتَ إِلَى غَارٍ فَدَخَلُوهُ فَانْحَدَرَتْ صَخْرَةٌ مِنْ الْجَبَلِ فَسَدَّتْ عَلَيْهِمْ الْغَارَ فَقَالُوا إِنَّهُ لَا يُنْجِيكُمْ مِنْ هَذِهِ الصَّخْرَةِ إِلَّا أَنْ تَدْعُوا اللَّهَ بِصَالِحِ أَعْمَالِكُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ اللَّهُمَّ كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَكُنْتُ لَا أَغْبِقُ قَبْلَهُمَا أَهْلًا وَلَا مَالًا فَنَأَى بِي فِي طَلَبِ شَيْءٍ يَوْمًا فَلَمْ أُرِحْ عَلَيْهِمَا حَتَّى نَامَا فَحَلَبْتُ لَهُمَا غَبُوقَهُمَا فَوَجَدْتُهُمَا نَائِمَيْنِ وَكَرِهْتُ أَنْ أَغْبِقَ قَبْلَهُمَا أَهْلًا أَوْ مَالًا فَلَبِثْتُ وَالْقَدَحُ عَلَى يَدَيَّ أَنْتَظِرُ اسْتِيقَاظَهُمَا حَتَّى بَرَقَ الْفَجْرُ فَاسْتَيْقَظَا فَشَرِبَا غَبُوقَهُمَا اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ مِنْ هَذِهِ الصَّخْرَةِ فَانْفَرَجَتْ شَيْئًا لَا يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ.....]

"پہلی امت کے تین آدمی کہیں سفر میں جا رہے تھے۔ رات ہونے پر رات گزارنے کے لیے انہوں نے ایک پہاڑ کے غار میں پناہ لی، اور اس میں داخل ہو گئے۔ اتنے میں پہاڑ سے ایک بڑا پتھر لڑھکا اور اس نے غار کا منہ بند کر دیا۔ سب نے کہا کہ اب اس غار سے تمہیں کوئی چیز نکالنے والی نہیں، سوائے اس کے کہ تم سب اپنے سب سے زیادہ اچھے عمل کو یاد کر کے اللہ تعالی سے دعا کرو۔ اس پر ان میں سے ایک شخص نے اپنی دعا شروع کی کہ اے اللہ! میرے ماں باپ بہت بوڑھے تھے اور میں روزانہ ان سے پہلے گھر میں کسی کو بھی دودھ نہیں پلاتا تھا، نہ اپنے بال بچوں کو، اور نہ اپنے غلام وغیرہ کو۔ ایک دن مجھے ایک چیز کی تلاش میں رات ہو گئی اور جب میں گھر واپس آیا تو وہ سو چکے تھے۔ پھر میں نے ان کے لیے شام کا دودھ نکالا۔ جب ان کے پاس لایا تو وہ سوئے ہوئے تھے۔ مجھے یہ بات ہرگز اچھی نہ لگی کہ ان سے پہلے بچوں یا اپنے کسی غلام کو دودھ پلاؤں، اس لیے میں ان کے سرہانے کھڑا رہا۔ دودھ کا پیالہ میرے ہاتھ میں تھا اور میں ان کے جاگنے کا انتظار کر رہا تھا۔ یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ اب میرے ماں باپ جاگے اور انہوں نے اپنا شام کا دودھ اس وقت پیا، اے اللہ! اگر میں نے یہ کام محض تیری رضا حاصل کرنے کے لیے کیا تھا تو اس پتھر کی آفت کو ہم سے ہٹا دے۔ اس دعا کے نتیجہ میں وہ غار تھوڑا سا کھل گیا۔ مگر نکلنا ابھی ممکن نہ

تھا....۔(پھر دوسرے دونوں نے بھی اپنے اعمال کا وسیلہ پیش کر کے دعا کی تو پتھر مکمل ہٹ گیا جیسا کہ غار والوں کا قصہ معروف ہے)‘‘

[صحيح البخارى: 2272]

علماء فرماتے ہیں:

’’اس حدیث میں والدین سے نیکی کرنے کی فضیلت بیان ہوئی ہے، اور یہ کہ والدین سے نیکی ایسے اعمال صالحہ میں سے ہے جن سے دکھ دور ہوتے ہیں اور ظلمتیں چھٹتی ہیں۔‘‘

[شرح رياض الصالحين: 78]

کثرت سے اللہ تعالی کی تسبیح کرنا

ارشاد باری تعالی ہے:

[فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ، لَلَبِثَ فِي بَطْنِهِ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ]

’’اب اگر وہ (یونس علیہ السلام) تسبیح کرنے والوں میں سے نہ ہوتے، تو تا قیامت مچھلی کے پیٹ میں ہی پڑے رہتے۔‘‘

[سورة الصافات: 143-144]

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

[لَمْ أَرَ أَنْفَعَ لِلوَبَاءِ مِنَ التَّسْبِيْح]

”وباء میں تسبیح سے زیادہ میں نے کسی چیز کو نفع مند نہیں پایا۔“

[حلية الأولياء: 136/9]

ابن ابی عبد اللہ کہتا ہے:

حلیۃ الاولیاء میں امام شافعی رحمہ اللہ کے اس قول میں تحریف واقع ہوئی ہے (بنفسج) کی جگہ (تسبیح) لکھ دیا گیا ہے جبکہ صحیح قول یہ ہے جو (آداب الشافعی ومناقبه لابن أبي حاتم)، (مناقب الشافعي للبيهقى)، (سير أعلام النبلاء) اور (تاريخ الإسلام للذهبي) میں ذکر ہوا ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

[لَمْ أَرَ أَنْفَعَ لِلوَبَاءِ مِنَ البَنَفْسَجِ، يُدْهَنُ بِهِ وَيُشْرَبُ]

”وباء میں میں نے بنفشہ (بنفسج) سے زیادہ کسی چیز کو نفع مند نہیں پایا، اس کی مالش کی جائے اور پیا جائے۔

بنفشہ: ایک خوشبودار پھول ہے جو اکثر دواؤں میں استعمال کیا جاتا۔

البتہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے (بذل الماعون فى فضل الطاعون) میں اس کی توجیہ کی ہے کہ ذکر عقوبت اور ہلاکت کو رفع کرتا ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: [فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ، لَلَبِثَ فِي بَطْنِهِ إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ] اگر وہ (یونس علیہ السلام) تسبیح کرنے والوں میں سے نہ ہوتے، تو تا قیامت مچھلی کے پیٹ میں ہی پڑے رہتے۔ [سورة الصافات: 143-144] اور پھر کہا ہے کہ جو بات امام شافعی سے معروف ہے وہ بنفشہ والا قول ہے۔

بہر حال کتاب وسنت کی نصوص سے ثابت ہے کہ اللہ کا ذکر اور خصوصا اللہ تعالی کی تسبیح بیان کرنا مصائب کو رفع کرتا ہے۔

فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنا

سیدنا جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللهِ، فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ فَيُدْرِكَهُ فَيَكُبَّهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ]

’’جس آدمی نے صبح کی نماز پڑھی تو وہ اللہ کی ذمہ داری میں ہے۔ پس ایسا نہ ہو کہ (ایسے شخص کو کسی طرح نقصان پہنچانے پر) اللہ تعالی تم سے اپنے ذمے کے بارے میں کسی چیز کا مطالبہ کرے، پھر اسے پکڑ لے، اور اسے اوندھے منہ جہنم میں ڈال دے۔‘‘

[صحيح مسلم:675]

اور دوسری روایت میں ہے:

[مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ في جماعة....]

’’جس نے صبح کی نماز باجماعت ادا کی.....۔‘‘

[مستخرج أبي عوانة: 1467]

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’بعض علماء نے ذمہ سے مراد ضمانت لیا ہے اور بعض نے امان لیا ہے۔‘‘

[شرح مسلم: 158/5]

صلاۃ الضحیٰ کی چار رکعتیں ادا کرنا

سیدنا ابو درداء اور سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:

[ابْنَ آدَمَ ارْكَعْ لِي مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ أَكْفِكَ آخِرَهُ]

”اے ابن آدم! تو دن کے شروع میں میری رضا کے لیے چار رکعتیں پڑھ، میں پورے دن تمہارے لیے کافی ہوں گا۔“

[سنن الترمذی: 475]

حافظ عراقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

[أي يحتمل كفايته من الآفات أو من الذنوب]

”کفایت سے مراد آفات یا گناہوں سے کفایت ہے۔“

[قوت المغتذی:202/1]

علامہ طیبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

[أَيْ: أَكْفِكَ شُغْلَكَ وَحَوَائِجَكَ، وَأَدْفَعُ عَنْكَ مَا تَكْرَهُهُ بَعْدَ صَلَاتِكَ إِلَى آخِرِ النَّهَارِ]

”یعنی میں تمہارے کاموں اور حاجات کے لیے کافی ہوں جاؤں گا،اور تمہاری نماز کے بعد پورا دن تم سے تمہاری ناپسند چیزوں کو دور کروں گا۔“

[مرقاۃ المفاتیح:980/3]

دعا کے ساتھ اللہ تعالی کی طرف رجوع کرنا

ارشاد باری تعالی ہے:

[وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ]

"اور تمھارے رب نے فرمایا مجھے پکارو، میں تمھاری دعا قبول کروں گا۔ بے شک جو لوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔"

[سورة غافر: 60]

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[مَا عَلَى الْأَرْضِ مُسْلِمٌ يَدْعُو اللَّهَ بِدَعْوَةٍ إِلَّا آتَاهُ اللَّهُ إِيَّاهَا أَوْ صَرَفَ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهَا مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ إِذًا نُكْثِرُ قَالَ اللَّهُ أَكْثَرُ]

"زمین پر کوئی بھی مسلمان ایسا نہیں ہے جو گناہ اور قطع رحمی کی دعا کو چھوڑ کر کوئی بھی دعا کرتا ہو اور اللہ تعالی اسے وہ چیز نہ دیتا ہو، یا اس کے بدلے اس کے برابر کی اس کی کوئی مصیبت دور نہ کر دیتا ہو، اس پر ایک شخص نے کہا: تب تو ہم خوب دعائیں مانگا کریں گے، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی اس سے بھی زیادہ دینے والا ہے۔"

[سنن الترمذی: 3573]

اللہ تعالی سے دنیا وآخرت کی عافیت کا سوال کرنا

ارشاد باری تعالی ہے:

[لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۗ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ ۖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا ۚ أَنتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ]

’’اللہ تعالی کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ اگر کوئی شخص اچھا کام کرے گا تو اسے اس کا اجر ملے گا اور اگر برا کام کرے گا تو اس کا وبال بھی اسی پر ہے (ایمان والو! اللہ تعالی سے یوں دعا کرو) اے ہمارے رب! اگر ہم سے بھول چوک ہو جائے تو اس پر گرفت نہ کرنا، اے ہمارے رب! ہم پر اتنا بھاری بوجھ نہ ڈال جتنا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے ہمارے رب! جس بوجھ کو اٹھانے کی ہمیں طاقت نہیں وہ ہم سے نہ اٹھوانا۔ ہم سے در گزر فرما، ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما۔ تو ہی ہمارا مولی ہے لہذا کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔‘‘

[سورة البقرة: 286]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

[أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا مِنْ الْمُسْلِمِينَ قَدْ خَفَتَ فَصَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كُنْتَ تَدْعُو بِشَيْءٍ أَوْ تَسْأَلُهُ إِيَّاهُ قَالَ نَعَمْ كُنْتُ أَقُولُ اللَّهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِي بِهِ فِي الْآخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِي فِي الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللَّهِ لَا تُطِيقُهُ أَوْ لَا تَسْتَطِيعُهُ أَفَلَا قُلْتَ اللَّهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالَ فَدَعَا اللَّهَ لَهُ فَشَفَاهُ]

’’رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں میں سے ایک ایسے شخص کی عیادت کی جو لاغر ہو کر چوزے کی طرح ہو گیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: کیا تم اللہ تعالی سے کسی چیز کی دعا کرتے تھے یا اس سے کچھ مانگتے تھے؟ اس نے کہا: جی ہاں، میں کہتا تھا: اے اللہ! تو مجھے آخرت میں جو سزا دینے والا ہے ابھی دنیا

ہی میں دے دے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! تم میں اس کی طاقت نہیں ہے ۔ (یافرمایا) تم اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔ تم نے یہ کیوں نہ کہا: [اللَّهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ] ” اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھی اچھائی عطافرمااور آخرت میں بھی اچھائی عطافرمااور ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔“ پھر آپ ﷺ نے اس کے لیے اللہ سے دعافرمائی تواس نے اس شخص کو شفاعطافرمادی۔“

[صحیح مسلم: 2688]

سیدنارفاعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

[قَامَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَكَى فَقَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْأَوَّلِ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَكَى فَقَالَ اسْأَلُوا اللَّهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَإِنَّ أَحَدًا لَمْ يُعْطَ بَعْدَ الْيَقِينِ خَيْرًا مِنْ الْعَافِيَةِ]

”سیدناابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھے، اور رونے لگے، پھر کہا: رسول اللہ ﷺ ہجرت کے پہلے سال منبر پر چڑھےاور روئے پھر کہا: اللہ سے عفوو عافیت طلب کرو، کیوں کہ ایمان ویقین کے بعد کسی بندے کو عافیت سے بہتر کوئی چیز نہیں دی گئی۔“

[سنن الترمذی: 3558]

سیدناعباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کہا:

[يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِّمْنِي شَيْئًا أَسْأَلُهُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ سَلْ اللَّهَ الْعَافِيَةَ فَمَكَثْتُ أَيَّامًا ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِّمْنِي شَيْئًا أَسْأَلُهُ اللَّهَ فَقَالَ لِي يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّ رَسُولِ اللَّهِ سَلْ اللَّهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ]

”یارسول اللہ مجھے کوئی ایسی چیز سکھایئے جسے میں اللہ رب العزت سے مانگتا رہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی سے عافیت مانگو، پھر کچھ دن رک کر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوااور

عرض کیا: مجھے کوئی ایسی چیز بتایئے جسے میں اللہ تعالی سے مانگتا رہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: اے عباس! اے رسول اللہ کے چچا! دنیا و آخرت میں عافیت طلب کرو۔“

[سنن الترمذی: 3514]

سیدنا ابو مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

[أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَقُولُ حِينَ أَسْأَلُ رَبِّي قَالَ قُلْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي وَيَجْمَعُ أَصَابِعَهُ إِلَّا الْإِبْهَامَ فَإِنَّ هَؤُلَاءِ تَجْمَعُ لَكَ دُنْيَاكَ وَآخِرَتَكَ]

”انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، ان کے پاس ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ! جب میں اپنے رب سے مانگوں تو کیا کہا کروں؟ آپ نے فرمایا: تم کہو [اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي] ”اے اللہ میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم کر، مجھے عافیت دے، اور مجھے رزق عطا فرما۔ ساتھ ہی اپنے انگوٹھے کے سوا ساری انگلیاں بند کرتے گئے (اور فرمایا) یہ کلمات تمہارے لیے تمہاری دنیا اور آخرت دونوں جمع کر دیں گے۔“

[صحیح مسلم: 2697]

صبح وشام اللہ تعالی سے عفو وعافیت کا سوال کرنا

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

[لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَعُ هَؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ حِينَ يُمْسِي وَحِينَ يُصْبِحُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي، وَدُنْيَايَ، وَأَهْلِي، وَمَالِي اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِي. وَقَالَ عُثْمَانُ: عَوْرَاتِي، وَآمِنْ رَوْعَاتِي، اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَمِينِي، وَعَنْ شِمَالِي، وَمِنْ فَوْقِي، وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي]

”رسول اللہ ﷺ شام کو اور صبح کے وقت یہ دعائیں نہ چھوڑا کرتے تھے [اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي، وَدُنْيَايَ، وَأَهْلِي، وَمَالِي اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي، وَآمِنْ رَوْعَاتِي، اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَمِينِي، وَعَنْ شِمَالِي، وَمِنْ فَوْقِي، وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي] ”اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت کی عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے معافی اور عافیت کا طلب گار ہوں اپنے دین و دنیا میں اور اپنے اہل و مال میں۔ اے اللہ! میرے عیب چھپا دے۔ مجھے میرے اندیشوں اور خطرات سے امن عنایت فر۔ یا اللہ! میرے آگے، میرے پیچھے، میرے دائیں، میرے بائیں اور میرے اوپر سے میری حفاظت فرما۔ اور میں تیری عظمت کے ذریعے سے اس بات سے پناہ چاہتا ہوں کہ میں اپنے نیچے کی طرف سے ہلاک کر دیا جاؤں۔“

امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے وکیع رحمہ اللہ نے کہا کہ [أغتال من تحتي] سے مراد ہے کہ میں زمین میں دھنسا دیے جانے سے پناہ چاہتا ہوں۔

[سنن ابو داود 5074]

عافیت کے پلٹ جانے سے اللہ تعالی کی پناہ طلب کرنا

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

[كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سَخَطِكَ]

”رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں میں سے ایک یہ تھی: [اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سَخَطِكَ]“اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں تیری نعمت کے زوال سے، تیری عافیت کے پلٹ جانے سے، تیری ناگہانی سزا سے اور تیری ہر طرح کی ناراضی سے۔“

[صحيح مسلم: 2739]

آزمائش کی مشقت سے اللہ تعالی کی پناہ طلب کرنا

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

[تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ]

”اللہ سے پناہ مانگا کرو آزمائش کی مشقت، بدبختی کی پستی، برے خاتمے اور دشمن کے ٹھٹھے سے۔“

[صحيح البخارى: 6616]

ایسے دعا کی جائے: [اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ] ''اے اللہ ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں آزمائش کی مشقت، بد بختی کی پستی، برے خاتمے اور مصیبت کے وقت دشمن کے ٹھٹھے سے۔''

امام ابن بطال رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''جَہْد الْبَلَاءِ: سے مراد ہر وہ شدت اور مشقت جو بندے کو پہنچے، جسے اٹھانے کی وہ طاقت نہ رکھتا ہوں اور نہ اسے دور کرنے پر قادر ہو۔''

[فتح البارى:149/11]

جب کسی جگہ پڑاؤ ڈالیں تو یہ دعا پڑھیں

خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

[مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذَلِكَ]

''جو شخص کسی جگہ پڑاؤ ڈالے اور وہ یہ کلمات کہے: [أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ] ''میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ساتھ اس کی مخلوق کے شر سے پناہ میں آتا ہوں۔'' تو اس شخص کو اس منزل سے چلے جانے تک کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔''

[صحيح مسلم: 2708]

ذوالنون یونس علیہ السلام کی دعا

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

[وَذَا النُّونِ إِذ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ أَن لَّن نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادَىٰ فِي الظُّلُمَاتِ أَن لَّا إِلَٰهَ إِلَّا أَنتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ، فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ ۚ وَكَذَٰلِكَ نُنجِي الْمُؤْمِنِينَ]

"اور مچھلی والے (یونس علیہ السلام) جب غصے سے چلے گئے، پس انہوں نے سمجھا کہ ہم ان پر گرفت تنگ نہ کریں گے، تو اس نے اندھیروں میں پکارا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے، یقینا میں ظلم کرنے والوں سے ہو گیا ہوں۔ تو ہم نے ان کی دعا قبول کی اور انہیں غم سے نجات دی اور اسی طرح ہم ایمان والوں کو نجات دیتے ہیں۔"

[سورة الأنبياء: 87-88]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[دَعْوَةُ ذِي النُّونِ إِذْ دَعَا وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحُوتِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنْ الظَّالِمِينَ فَإِنَّهُ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا اسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُ]

"ذوالنون (یونس علیہ السلام) کی دعا جو انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں رہنے کے دوران کی تھی وہ یہ تھی [لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنْ الظَّالِمِينَ] "جب بھی کوئی مسلمان کسی معاملہ میں اسے پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے گا۔"

[سنن الترمذي: 3505]

آیت الکرسی پڑھنا

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شیطان نے ان سے کہا:

[إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ، فَاقْرَأْ آيَةَ الكُرْسِيِّ: {اللَّهُ لاَ إِلَهَ إِلَّا هُوَ الحَيُّ القَيُّومُ} حَتَّى تَخْتِمَ الآيَةَ، فَإِنَّكَ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ، وَلاَ يَقْرَبَنَّكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ]

"جب تم اپنے بستر پر لیٹنے لگو تو آیت الکرسی پڑھ لیا کرو، پس ایک نگراں فرشتہ اللہ تعالی کی طرف سے تمہاری حفاظت کرتا رہے گا۔اور صبح تک شیطان تمہارے پاس کبھی نہیں آسکے گا۔"

نبی کریم ﷺ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

[أَمَا إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ]

"اگرچہ وہ بہت جھوٹا ہے لیکن تم سے یہ بات سچ کہہ گیا ہے۔"

[صحيح البخاري: 2311، حدیث میں طویل قصہ مذکور ہے]

ابن ابی عبداللہ کہتا ہے:

بعض لوگ اس حدیث یہ مسئلہ اخذ کرتے ہیں کہ اچھی بات ہر کسی سے لے لینی چاہیے، جبکہ اہل الحدیث والاثر کا منہج یہ ہے کہ علم صرف اہل السنہ کے راسخ علماء سے لینا چاہیے اور اہل بدعت سے دوری اختیار کرنی چاہیے، ان کی باتیں نہیں سننی چاہییں، ان کی کتب میں نظر نہیں ڈالنی چاہیے سوائے ان کی گمراہیوں پر رد کرنے کے لیے بقدر ضرورت نظر ڈالنے کے۔اللہ تعالی نے ہمیں حق بات لینے کا مکلف بنایا ہے مگر حق بات کتاب وسنت اور صحیح عقیدہ و منہج کے حامل علماء صافی چشموں سے لینی ہے، اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے شیطان کے بتائی بات نبی کریم ﷺ کو بتائی، اور آپ ﷺ نے اس کا اقرار فرمایا، اور ہم نبی کریم ﷺ کی رضا کے بعد اس پر عمل کرتے ہیں ناکہ شیطان کے بتانے پر۔واللہ الموفق!

سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیات کی تلاوت کرنا

سیدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ]

”جس نے سورۃ بقرہ کی دو آخری آیتیں رات میں پڑھ لیں وہ اس کے لیے کافی ہو جائیں گی۔“

[صحيح البخارى:5009، صحيح مسلم:808]

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”کافی ہونے سے مراد ہے قیام اللیل کی جگہ کافی ہوں گی، اور یہ بھی کہا گیا ہے شیطان سے کافی ہوں جائیں گی، اور یہ بھی کہا گیا ہے آفات سے کافی ہوں جائیں گی، اور ہو سکتا ہے تمام چیزوں سے کافی ہوں جائیں۔“

[شرح صحيح مسلم:91/6]

معوذات پڑھنا

سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

[خَرَجْنَا فِي لَيْلَةٍ مَطِيرَةٍ وَظُلْمَةٍ شَدِيدَةٍ نَطْلُبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لَنَا قَالَ فَأَدْرَكْتُهُ فَقَالَ قُلْ فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ قُلْ فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا قَالَ قُلْ فَقُلْتُ مَا أَقُولُ قَالَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِينَ تُمْسِي وَتُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ]

”ہم ایک بارش والی سخت تاریک رات میں رسول اللہ ﷺ کو تلاش کرنے نکلے تاکہ آپ ہمیں نماز پڑھادیں، چنانچہ میں نے آپ ﷺ کو پالیا، آپ ﷺ نے کہا: پڑھو، تو میں نے کچھ نہ پڑھا، آپ ﷺ نے پھر فرمایا: پڑھو، میں نے کچھ نہ پڑھا، آپ ﷺ نے پھر فرمایا: پڑھو، میں نے کہا: کیا پڑھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”قل ہو اللہ احد“ اور ”معوذ تین“ صبح وشام تین مرتبہ پڑھا کرو، یہ تمہیں ہر چیز سے کافی ہوں جائیں گی۔“

[سنن الترمذی: 3575]

بچوں کو اللہ تعالی کہ پناہ میں دینا

اللہ تعالی نے ام مریم علیہا السلام کی بات ذکر فرمائی ہے جب انہوں نے مریم علیہا السلام کو جنم دیا تو کہا:

[إِنِّي سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ]

”میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے اور بے شک میں اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔“

تو اس کا نتیجہ یہ نکلا:

[فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ وَأَنبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا]

”تو اس کے رب نے اسے شرف قبولیت بخشا اور اس کی اچھی نشو ونما کی۔“

[سورة آل عمران: 36-37]

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

[كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الحَسَنَ وَالحُسَيْنَ، وَيَقُولُ :إِنَّ أَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ، مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لاَمَّةٍ]

”نبی کریم ﷺ حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے لئے اللہ کی پناہ طلب کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ تمہارے بابا (ابراہیم علیہ السلام) بھی ان کلمات کے ذریعہ اللہ کی پناہ اسماعیل اور اسحاق علیہما السلام کے لئے مانگا کرتے تھے۔ ”میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے پورے پورے کلمات کے ذریعہ ہر ایک شیطان سے اور ہر زہریلے جانور سے اور ہر نقصان پہنچانے والی نظر بد سے۔“

[صحیح البخاری:3371]

گھر سے نکلتے وقت اللہ تعالی کا ذکر اور اس پر توکل

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

[إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهِ فَقَالَ: بِسْمِ اللَّهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ- قَالَ:- يُقَالُ حِينَئِذٍ: هُدِيتَ، وَكُفِيتَ، وَوُقِيتَ، فَتَتَنَحَّى لَهُ الشَّيَاطِينُ، فَيَقُولُ لَهُ شَيْطَانٌ آخَرُ: كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُدِيَ وَكُفِيَ وَوُقِيَ]

”جب بندہ اپنے گھر سے نکلے اور یہ کلمات کہہ لے: [بِسْمِ اللَّهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ] ”اللہ کے نام سے، میں اللہ عزوجل پر بھروسا کرتا ہوں، کسی شر اور برائی سے بچنا اور کسی نیکی یا خیر کا حاصل ہونا اللہ کی مدد کے بغیر ممکن نہیں۔“ تو اس وقت اسے یہ کہا جاتا ہے: تجھے ہدایت ملی، تیری کفایت کر دی گئی اور تجھے بچا لیا گیا۔ چنانچہ شیاطین اس سے دور ہو جاتے ہیں اور دوسرا شیطان

اس سے کہتا ہے: تیرا داؤ ایسے آدمی پر کیسے چل سکتا ہے جسے ہدایت دی گئی، اس کی کفایت کر دی گئی اور اسے بچا لیا گیا۔ "

[سنن ابوداود: 5095]

ناگہانی مصیبت سے بچانے والی دعا پڑھنا

ابان بن عثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

[مَنْ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ، وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ- ثَلَاثَ مَرَّاتٍ- لَمْ تُصِبْهُ فَجْأَةُ بَلَاءٍ حَتَّى يُصْبِحَ، وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُصْبِحُ- ثَلَاثُ مَرَّاتٍ- لَمْ تُصِبْهُ فَجْأَةُ بَلَاءٍ حَتَّى يُمْسِيَ. وقَالَ فَأَصَابَ أَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ الْفَالِجُ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ الَّذِي سَمِعَ مِنْهُ الْحَدِيثَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ! فَقَالَ لَهُ: مَا لَكَ تَنْظُرُ إِلَيَّ!؟ فَوَاللَّهِ مَا كَذَبْتُ عَلَى عُثْمَانَ، وَلَا كَذَبَ عُثْمَانُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! وَلَكِنَّ الْيَوْمَ الَّذِي أَصَابَنِي فِيهِ مَا أَصَابَنِي غَضِبْتُ!! فَنَسِيتُ أَنْ أَقُولَهَا]

"جس نے تین بار یہ دعا پڑھ لی، اسے صبح تک کوئی اچانک مصیبت نہیں آئے گی۔ [بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ، وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ] "اللہ کے نام سے، وہ ذات کہ اس کے نام سے کوئی چیز زمین میں ہو یا آسمان میں نقصان نہیں دے سکتی اور وہ خوب سنتا ہے اور خوب جانتا ہے۔" اور جس نے صبح کے وقت تین بار یہ دعا پڑھ لی اسے شام تک کوئی اچانک مصیبت نہیں آئے گی۔" راوی کہتا ابان بن عثمان کو فالج ہو گیا تھا تو ان سے حدیث سننے والا، ان کو تعجب سے دیکھنے لگا۔ تو انہوں نے کہا: کیا ہوا، مجھے کیوں ایسے دیکھ رہے ہو؟ اللہ کی قسم! میں نے سیدنا عثمان

رضی اللہ عنہ پر جھوٹ نہیں بولا ہے اور نہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولا ہے۔ لیکن جس دن مجھے یہ فالج ہوا اس دن میں غصے میں تھا اور یہ کلمات پڑھنا بھول گیا تھا۔‘‘

[سنن ابوداود: 5088]

مصیبت زدہ کو دیکھ کہ یہ دعا پڑھی جائے

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[مَنْ رَأَى مُصَابًا فَقَالَ: الْحَمْدُ للهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِنْ خَلْقِهِ تَفْضِيلا لَمْ يُصِبْهُ ذَلِكَ الْبَلاءُ أَبَدًا]

’’جس نے مصیبت میں گرفتار کسی شخص کو دیکھا اور کہا: [الْحَمْدُ للهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِنْ خَلْقِهِ تَفْضِيلا] ’’ہر قسم کی تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے اس مصیبت سے عافیت میں رکھا جس میں تجھے مبتلا کیا ہے، اور اپنے پیدا کیے ہوئے بہت سے بندوں پر اس نے مجھے فضیلت عطا فرمائی۔‘‘ تو اسے کبھی یہ مصیبت نہیں آئے گی۔‘‘

[مسند البزار: 5838، سنن الترمذی: 3431]

کرب کے وقت ذکر کرنا

اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا:

[أَلَا أُعَلِّمُكِ كَلِمَاتٍ تَقُولِينَهُنَّ عِنْدَ الْكَرْبِ أَوْ فِي الْكَرْبِ أَللَّهُ أَللَّهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا]

"کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھادوں جو تم پریشانی کے وقت پڑھا کرو۔ [أَللَّهُ أَللَّهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا] "اللہ ہی میرا رب ہے میں اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں بناتی۔"

[سنن ابوداود: 1525]

عجوہ کھجور کھانا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[مَنْ تَصَبَّحَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً، لَمْ يَضُرَّهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ سُمٌّ وَلاَ سِحْرٌ]

"جو روز صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھالے، اسے اس دن نہ زہر نقصان پہنچا سکے گا اور نہ جادو۔"

[صحیح البخاری: 5445]

وباء کے انتشار سے بچنے کے لیے چھینکتے وقت آداب ملحوظ رکھنا

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

[كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَطَسَ وَضَعَ يَدَهُ أَوْ ثَوْبَهُ عَلَى فِيهِ، وَخَفَضَ -أَوْ غَضَّ- بِهَا صَوْتَهُ]

"رسول اللہ ﷺ کو جب چھینک آتی تو آپ ﷺ اپنے منہ پر اپنا ہاتھ یا کوئی کپڑا رکھ لیتے اور اپنی آواز کو کم رکھتے۔"

[سنن ابوداود: 5029]

اور دوسری روایت میں ہے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

[أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَطَسَ غَطَّى وَجْهَهُ بِيَدِهِ أَوْ بِثَوْبِهِ وَغَضَّ بِهَا صَوْتَهُ]

"نبی کریم ﷺ کو جب چھینک آتی تھی تو اپنے ہاتھ سے یا اپنے کپڑے سے منہ ڈھانپ لیتے، اور اپنی آواز کو دھیمی کرتے۔"

[سنن الترمذی: 2745]

وباء کے انتشار سے بچنے کے لیے پینے کے آداب ملحوظ رکھنا

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

[نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُشْرَبَ مِنْ فِي السِّقَاءِ]

”نبی کریم ﷺ نے مشکیزے کے منہ سے پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔“

[صحیح البخاری: 5628]

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

[أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُشْرَبَ مِنْ فِي السِّقَاءِ لِأَنَّ ذَلِكَ يُنْتِنُهُ]

”نبی کریم ﷺ نے مشکیزے کے منہ سے پانی پینے سے منع فرمایا ہے کیونکہ یہ اسے گندا کر دیتا ہے۔“

[المستدرک للحاکم: 7211]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ، فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَعُودَ، فَلْيُنَحِّ الْإِنَاءَ، ثُمَّ لِيَعُدْ إِنْ كَانَ يُرِيدُ]

”جب تم میں سے کوئی کچھ پیے تو برتن میں سانس نہ لے، اور اگر سانس لینا چاہے تو برتن کو منہ سے علیحدہ کرلے، پھر اگر چاہے تو دوبارہ پیے۔“

[سنن ابن ماجه: 3427]

بدن کی طہارت کا خیال رکھنا اور ہاتھ دھونا

ارشاد باری تعالی ہے:

[يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۚ وَإِن كُنتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا]

"اے ایمان والو! جب نماز ادا کرنے کے لیے اٹھو تو اپنے منہ اور اپنے ہاتھ کہنیوں تک دھولو اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھولو اور اگر جنبی ہو تو غسل کرلو۔"

[سورة المائدة: 6]

اور فرمایا:

[إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ]

"بے شک اللہ تعالی توبہ کرنے والوں کو پسند کرتا ہے، اور خوب پاکی حاصل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

[سورة البقرة: 222]

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

[أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ غَسَلَ يَدَيْهِ]

"رسول اللہ ﷺ جب جنابت کی حالت میں سونے کا ارادہ کرتے تو وضو فرماتے اور جب آپ کھانے کا ارادہ کرتے تو ہاتھ دھوتے۔"

[سنن النسائی: 257]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ، فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ]

”جب تم میں سے کوئی اپنی نیند سے بیدار ہو تو اس وقت تک اپنا ہاتھ برتن میں نہ ڈالے جب تک اسے تین دفعہ دھونہ لے کیونکہ اسے معلوم نہیں ہے کہ رات کے وقت اس کا ہاتھ کہاں رہا۔“

[صحيح مسلم: 278]

امراض سے بچاؤ کے لیے خصال فطرت کو اپنانا

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: قَصُّ الشَّارِبِ، وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ، وَالسِّوَاكُ، وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ، وَقَصُّ الْأَظْفَارِ، وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ، وَنَتْفُ الْإِبِطِ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ، وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ " قَالَ زَكَرِيَّا: قَالَ مُصْعَبٌ: وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمَضْمَضَةَ]

”دس چیزیں فطرت میں سے ہیں: مونچھیں کترنا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی کھینچنا، ناخن تراشنا، انگلیوں کے جوڑوں کو دھونا، بغل کے بال اکھیڑنا، زیر ناف بال مونڈنا، پانی سے استنجا کرنا۔ راوی کہتا ہے: دسویں چیز میں بھول گیا ہوں شاید وہ کلی کرنا ہو سکتا ہے۔“

[صحيح مسلم: 261]

علامہ ابن اثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”غَسْلُ الْبَرَاجِمِ: سے مراد انگلیوں کے جوڑوں کا دھونا ہے کیونکہ ان میں میل جمع ہو جاتی ہے۔“

[النهاية في غريب الحديث:113/1]

برتنوں کو ڈھانپ کر رکھنا

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

[غَطُّوا الْإِنَاءَ وَأَوْكُوا السِّقَاءَ فَإِنَّ فِي السَّنَةِ لَيْلَةً يَنْزِلُ فِيهَا وَبَاءٌ لَا يَمُرُّ بِإِنَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ غِطَاءٌ أَوْ سِقَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ وِكَاءٌ إِلَّا نَزَلَ فِيهِ مِنْ ذَلِكَ الْوَبَاءِ]

”برتن ڈھانک دو، مشکیزے کا منہ باندھ دو، کیونکہ سال میں ایک رات ایسی ہوتی ہے جس میں وبا نازل ہوتی ہے، پھر جس بھی ان ڈھکے برتن اور منہ کھلے مشکیزے کے پاس سے گزرتی ہے تو اس وبا میں سے اس میں نازل جاتا ہے۔“

[صحيح مسلم: 2014]

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ أَوْ أَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنْ اللَّيْلِ فَخَلُّوهُمْ وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا وَأَوْكُوا قِرَبَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَخَمِّرُوا آنِيَتَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَلَوْ أَنْ تَعْرُضُوا عَلَيْهَا شَيْئًا وَأَطْفِئُوا مَصَابِيحَكُمْ]

”جب رات یا شام ہو جائے تو اپنے بچوں کو اپنے پاس روک لیا کرو کیونکہ اس وقت شیطان پھیل جاتے ہیں، پھر جب کچھ رات گذر جائے تو بچوں کو چھوڑ دو اور اللہ کا نام لے کر دروازے بند کر دو کیونکہ شیطان بند دروازے نہیں کھولتا۔ اور اللہ کا نام لے کر اپنے مشکیزوں کا منہ باندھ دو اور اپنے برتنوں کو اللہ کا نام لے کر ڈھانپ لو۔ (اگر کچھ نہ ملے تو) ان برتنوں کے اوپر کوئی چیز رکھ دو اور اپنے چراغوں کو بجھا دو۔“

[صحيح مسلم: 2012]

نیک کام برے انجام سے بچاتے ہیں

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[الْمَعْرُوفُ إِلَى النَّاسِ يَقِي صَاحِبَهَا مَصَارِعَ السُّوءِ، وَالْآفَاتِ، وَالْهَلَكَاتِ، وَأَهْلُ الْمَعْرُوفِ فِي الدُّنْيَا هُمْ أَهْلُ الْمَعْرُوفِ فِي الْآخِرَةِ]

”لوگوں کے ساتھ نیکی برے انجام، آفات، ہلاکتوں سے بچاتی ہے، اور جو دنیا میں بھلے ہیں وہ ہی آخرت میں بھلے ہیں۔“

[المستدرك للحاكم: 429]

صدقہ بلاؤں کو ٹالتا ہے

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

[الصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ]

”صدقہ خطاؤں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔“

[مسند أبي يعلى: 1999، سنن الترمذی: 614]

امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

[قالوا وفي الصدقة فوائد ومنافع لا يحصيها الا الله فمنها انها تقى مصارع السوء وتدفع البلاء حتى انها لتدفع عن الظالم قال ابراهيم النخعى وكانوا يرون أن الصدقة تدفع عن الرجل المظلوم وتطفئ الخطيئة وتحفظ المال وتجلب الرزق وتفرح القلب وتوجب الثقة بالله وحسن الظن به]

”سلف صالحین فرماتے ہیں صدقہ میں بہت فوائد ہیں جن کا شمار اللہ تعالی کے علاوہ کوئی نہیں کر سکتا، صدقہ برے انجام سے بچاتا ہے، بلائیں ٹالتا ہے، حتی کہ ظالم سے بھی بچاتا ہے۔ ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں سلف کہتے تھے صدقہ مظلوم سے ظلم دور کرتا ہے، خطاؤں کو مٹاتا ہے، مال کی حفاظت کرتا ہے، رزق کا باعث ہے، دل کو فرحت دیتا ہے، اللہ تعالی پر اعتماد پختہ کرتا ہے اور اس سے حسن ظن بخشتا ہے۔“

[عدة الصابرين وذخيرة الشاكرين: 490/1]

حرام اور فاسد کھانوں سے دور رہنا

اللہ تعالی فرماتے ہیں:

[حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَن تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ۚ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ]

''تم پر مردار حرام کیا گیا ہے اور خون اور خنزیر کا گوشت اور وہ جس پر غیر اللہ کا نام پکارا جائے اور گلا گھٹنے والا جانور اور جسے چوٹ لگی ہو اور گرنے والا اور جسے سینگ لگا ہو اور جسے درندے نے کھایا ہو، مگر جو تم ذبح کر لو، اور جو تھانوں پر ذبح کیا گیا ہو اور یہ کہ تم تیروں کے ساتھ قسمت معلوم کرو، یہ بڑے گناہ کا کام ہے۔'' [سورة المائدة: 3]

اور فرمایا:

[يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ]

''(نبی کریم ﷺ) ان کے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کرتے اور ان پر ناپاک چیزیں حرام کرتے ہیں۔''

[سورة الأعراف: 157]

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

[إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَكُمْ فِيمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ]

''اللہ تعالی نے جو چیزیں تم پر حرام کی ہیں ان میں تمہارے لیے شفا نہیں رکھی۔''

[صحيح البخارى، باب شرب الحلواء والعسل]

بعض امراض میں بیمار شخص سے اجتناب کرنا

عمرو بن شرید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد شرید بن سوید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

[كَانَ فِي وَفْدِ ثَقِيفٍ رَجُلٌ مَجْذُومٌ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَارْجِعْ]

"ثقیف کے وفد میں ایک کوڑھی شخص بھی نبی کریم ﷺ کی بیعت کرنے کے لیے آیا تو آپ ﷺ نے اسے پیغام بھیجا، "ہم نے آپ کی بیعت لے لی ہے آپ واپس چلے جایئے۔"

[صحيح مسلم: 2231]

علماء فرماتے ہیں: "ہم نے آپ کی بیعت لے لی ہے" یعنی ہاتھ پر ہاتھ رکھے بغیر قول سے ہی۔"

[مرقاة المفاتيح]

متعدی امراض والے لوگوں سے میل جول سے احتیاط کی جائے

اللہ تعالی فرماتے ہیں:

[وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ]

"اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔"

[سورة البقرة: 195]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[لَا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلَى مُصِحٍّ]

”بیمار اونٹوں والا صحت مند اونٹوں والے (چرواہے) کے پاس اونٹ نہ لے جائے۔“

[صحیح مسلم: 2221]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

[فِرَّ مِنَ المَجْذُومِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الأَسَدِ]

”کوڑھی شخص سے ایسے بھاگو جیسے تم شیر سے بھاگتے ہو۔“

[صحیح البخاری: 5707]

علامہ منصور بھوتی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

[وَلَا يَجُوزُ لِلْجَذْمَاءِ مُخَالَطَةُ الْأَصِحَّاءِ عُمُومًا وَلَا مُخَالَطَةُ أَحَدٍ مُعَيَّنٍ صَحِيحٍ إلَّا بِإِذْنِهِ، وَعَلَى وُلَاةِ الْأُمُورِ مَنْعُهُمْ مِنْ مُخَالَطَةِ الْأَصِحَّاءِ بِأَنْ يَسْكُنُوا فِي مَكَان مُفْرَدٍ لَهُمْ وَنَحْوَ ذَلِكَ]

”کوڑھ کے مریضوں کے لیے صحت مند لوگوں سے عموماً اختلاط جائز نہیں اور کسی معین صحت مند شخص سے اس کی اجازت کے بغیر اختلاط جائز نہیں، اور ولاۃ الامور کو چاہیے کہ ان کو صحت مند لوگوں کے ساتھ اختلاط سے منع کریں اور ان کو الگ جگہوں پر ٹھہرائیں۔“

[كشاف القناع عن متن الإقناع: 126/6]

مریضوں کا صحت مندوں سے دور رہنا (قرنطینہ)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

[إِذَا سَمِعْتُمْ بِالطَّاعُونِ بِأَرْضٍ فَلاَ تَدْخُلُوهَا، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلاَ تَخْرُجُوا مِنْهَا]

”جب تم سن لو کہ کسی جگہ طاعون کی وبا پھیل رہی ہے تو وہاں مت جاؤ لیکن جب کسی جگہ یہ وبا پھوٹ پڑے اور تم وہیں موجود ہو تو اس جگہ سے مت نکلو۔“

[صحيح البخارى: 5728]

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے طاعون کے بارے میں پوچھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

[أَنَّهُ عَذَابٌ يَبْعَثُهُ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ وَأَنَّ اللَّهَ جَعَلَهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ يَقَعُ الطَّاعُونُ فَيَمْكُثُ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيدٍ]

”یہ ایک عذاب ہے، اللہ تعالی جس پر چاہتا ہے بھیجتا ہے لیکن اللہ تعالی نے اس کو مومنوں کے لیے رحمت بنادیا ہے، اگر کسی شخص کی بستی میں طاعون پھیل جائے اور وہ صبر اور اللہ تعالی سے اجر کی امید کرتے ہوئے وہیں ٹھہرا رہے کہ ہوگا وہی جو اللہ تعالی نے قسمت میں لکھا ہے تو اسے شہید کے برابر ثواب ملے گا۔“

[صحيح البخارى: 3474]

فہرست

01:	اللہ تعالی کی قضاوقدر پر ایمان	02
02:	اللہ عزوجل پر توکل	03
03:	نیکی کا حکم دینااور برائی سے روکنا	05
04:	اللہ تعالی کی طرف رجوع اور اس کے سامنے گڑگڑانا	07
05:	گناہوں سے دوری اختیار کرنا	08
06:	توبہ واستغفار	10
07:	اعمال صالحہ ہلاکت سے نجات کا سبب ہیں	12
08:	تنگ دستوں پر آسانی کرنااوران کے دکھ دور کرنا	13
09:	اللہ تعالی پر توکل کرنااوراس کی رحمت سے مایوس نہ ہونا	14
10:	والدین سے نیکی کرنا مصیبتوں اور دکھوں سے نجات دیتا ہے	15
11:	کثرت سے اللہ تعالی کی تسبیح کرنا	16
12:	فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنا	18
13:	صلاۃ الضحی کی چار رکعتیں ادا کرنا	19
14:	دعا کے ساتھ اللہ تعالی کی طرف رجوع کرنا	20
15:	اللہ تعالی سے دنیاو آخرت کی عافیت کا سوال کرنا	21
16:	صبح وشام اللہ تعالی سے عفووعافیت کا سوال کرنا	24
17:	عافیت کے پلٹ جانے سے اللہ تعالی کی پناہ طلب کرنا	25
18:	آزمائش کی مشقت سے اللہ تعالی کی پناہ طلب کرنا	25
19:	جب کسی جگہ پڑاؤڈالیں تو یہ دعا پڑھیں	26
20:	ذوالنون یونس علیہ السلام کی دعا	27
21:	آیت الکرسی پڑھنا	28
22:	سورۃ البقرۃ کی آخری دوآیات کی تلاوت کرنا	29
23:	معوذات پڑھنا	29

24:	بچوں کو اللہ تعالی کہ پناہ میں دینا	30
25:	گھر سے نکلتے وقت اللہ تعالی کا ذکر اور اس پر توکل	31
26:	ناگہانی مصیبت سے بچانے والی دعا پڑھنا	32
27:	مصیبت زدہ کو دیکھ کہ یہ دعا پڑھی جائے	33
28:	کرب کے وقت ذکر کرنا	34
29:	عجوہ کھجور کھانا	34
30:	وباء کے انتشار سے بچنے کے لیے چھینکتے وقت آداب ملحوظ رکھنا	35
31:	وباء کے انتشار سے بچنے کے لیے پینے کے آداب ملحوظ رکھنا	36
32:	بدن کی طہارت کا خیال رکھنا اور ہاتھ دھونا	37
33:	امراض سے بچاؤ کے لیے خصال فطرت کو اپنانا	38
34:	برتنوں کو ڈھانپ کر رکھنا	39
35:	نیک کام برے انجام سے بچاتے ہیں	40
36:	صدقہ بلاؤں کو ٹالتا ہے	41
37:	حرام اور فاسد کھانوں سے دور رہنا	42
38:	بعض امراض میں بیمار شخص سے اجتناب کرنا	43
39:	متعدی امراض والے لوگوں سے میل جول سے احتیاط کی جائے	43
40:	مریضوں کا صحت مندوں سے دور رہنا (قرنطینہ)	45

”کتاب الأربعين فی التحذیر من فتنة القبوریین “

فتنہ قبر پرستی سے تحذیر

کے متعلق چالیس احادیث

ترجمہ وتعلیق

حافظ عبید الرحمن عبد الستار گوندل

غفر الله له ولوالديه ولجميع المسلمين